Disclaimer:

Arshad Basheer madani ke urdu books ko Roman English mai lane wale ahbab Mubarakbadi ke mustahiq hai

ke unoun ne asan kia urdu reading Na janne Waloun ke liye

الحمد ھلل

فجزاکم ھللا خیرا

Note : arshad basheer madani ne Word to Word check nahi kia Kiunke bohut books ko roman Kia gaya un sab

ko Check karna asan nahi, time ka commitment deegar Urdu books Aur syllabus par laga huva hai is liye badi

mazirat ke sat arz hai ke jahan kahin apko pronunciation ya talaffuz mai Diqqat lage Urdu Janne Waloun se

asal Kitab ki taraf rujoo farmaen in sha Allaah in sha Allaaah

Askislampedia ki Team ka shukriya ke Roman mai book lane mai madad faramee

Khas tour se

Riaz bhai , shaikh abdullah Umeri, faheem iqbal , Mushtaq ahmed Aur baz sisters bhi hain jo madad kie Aur

kuch brothers bhi madad kie Likin ijazat nahi hai ke unka naam zikr Kia jae Allaah qabool farmae sab ki mahant

****

Ameen

Shukriya

Shoba e nashro ishaat,

Askislampedia

***

سلسلہ خطبات ،دروس ومحاضرات فضیلۃالشیخ
ارشدبشیر مدنی حفظہ اللہ

زندگی کا مقصد

خطیب ومقرر
فضیلۃ الشیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ

زندگی کا مقصد

عناصرِ خطبہ

تمہید

موضوع کے انتخاب کا سبب

لہوولعب اور غفلت کا مطلب

دنیا کی حقیقت کو سمجھنے کا فائدہ

دنیا وآخرت کا مفہوم

زندگی کا مقصد

انسان کا مقصدِ زندگی سے ہٹنے کے دو اہم سبب

پہلاسبب: ماں باپ

دوسرا سبب: شیطان

میدانِ دعوت کے تین اہم پوائنٹس

پہلاپوائنٹ

دوسراپوائنٹ

تیسرا پوائنٹ

تمہید

آج جس موضوع پر میں آپ کے سامنے خطبہ ء جمعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں وہ ہے "**زندگی کا مقصد**"یا بامقصد زندگی

شاعر نے کہا ۔

میر ی زندگی کا مقصد تیرے دین کی سر فرازی

میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے نمازی

آدمی یہ طے کرلے کہ میری زندگی کا مقصد دین کو فروغ دیناہے ۔آدمی یہ دعا کر ے کہ اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو میری زندگی ، میرا وقت، اورمیرے مال کو دین کی نشرواشاعت میں لگانے کی توفیق عطا فرما۔اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ، میری زندگی ۔ میرا مال میرا وقت ، میری صلاحیتوں skills ذریعہ غرض میری ہر چیز کو اسلام کے فروغ کا ذریعہ بنادے۔یہ احساس لے کر جو انسان جیتاہےاسے دنیا کی مصیبتیں چاہئے وہ چھوٹی ہوں کہ بڑی سب کے سب اس کو ہیچ نظرآتی ہے یعنی معمولی نظرآتی ہے و ہ چھوٹی چھوٹی چیزوں ، اور تکالیف سے نہیں گھبراتا، بلکہ بڑ ی سے بڑی مصیبت کا وہ ڈٹ کر مقابلہ کرتاہے ۔

موضوع کے انتخاب کا سبب

اس موضوع کو انتخاب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حال ہی میں میرے پاس چند لوگ اپنے اپنے جھگڑے لے کر آئے تھے ۔اور یہ جھگڑے شوہر اور بیوی کے مابین ،بھائی بھائی کے مابین ، بہن اور بھائی کے مابین اور جائداد اور ازدواجی زندگی سے تعلق رکھتے تھے

ایک عورت کہتی ہے کہ یہ میرے شوہر ہیں وہ میری عزت برابر نہیں کرتے ،اور شوہر کہتا ہے کہ یہ میری بیوی ہےوہ میراخیال نہیں رکھتی ہے ۔میں نے ان کو واضح طور پر بتا دیا کہ اگر تمہارا مقصد بڑا ہوتا تو تم اتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے جھگڑا کر کے میرے پاس نہیں آتے تھے ۔ اور میں نے ان کو ان کی زندگی کے مقاصد بتایا اور تھوڑی دیر تک سمجھانے کے بعد انھوں نے کہا کہ ہمارا ذہن کھل گیا ہے ۔ میں نے بہت لوگوں سے بات چیت کی اور ان سے یہ کہا کہ اتنے چھوٹے چھوٹے مسائل کے لئےتم اپنی آخرت کو کیوں برباد کررہے ہو۔

ایک صاحب سے میں نے بات چیت کرتے ہوئے یہ کہا کہ آپ آخرت کو سامنے رکھ کر بتائیے کہ یہ زمین آپ کی ہےیا نہیں ؟ انہوں نے کہا کہ بھائی اس زمین کے معاملے میں آخرت کو مت لائیے۔ آج ایسے ہی ہورہا ہے ۔ مثال کے طور پر زید اور بکر کے مابین زمین یا کسی اور چیز کو لیکر جھگڑا ہوگیا اور دونوں نے مل کر ایک تیسرے آدمی کو حکم (فیصلہ کرنے والا)بنالیا۔اور جب حکم دونوں کو یہ کہتاہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے خلاف جاتے ہوئے تم دونوں میں سے کوئی ظلم کرتے ہوئے یہ زمین ہڑپنا چاہتاہے تو یاد رکھ لو آخرت کے دن اسی زمین کو لے کر تمہیں پچھتانا پڑے گا۔ دونوں میں سے کوئی ایک کہتاہے کہ بھائی یہ آخرت اور قیامت کو درمیان میں مت لاؤ۔ اس زمین کے معاملے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کومت لاؤ۔ایسا اس وقت ہوتاہے جب زندگی کا مقصد واضح نہ ہو اور فکر آخرت واضح نہ ہو ۔اگر ان دونوں کے سامنے زندگی کا مقصد واضح ہوتا تو وہ دونوں اس حقیر سی زمین کو لے کر جھگڑتے اور نہ ہی وہ تیسرے کے پاس آتے ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمادیا ہے " **أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (115)**"

کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے(المومنون: 23/ 115)

اگر ذہن میں یہ بات رہے گی کہ ایک دن ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس جانا ہے ۔اور وہاں پر یہ معاملہ ہوگا " فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (7) وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ(8) " پس جس نے ذره برابر نیکی کی ہوگی وه اسے دیکھ لے گا [7] اور جس نے ذره برابر برائی کی ہوگی وه اسے دیکھ لے گا(الزلزلۃ:7-8/99)

آج اگرانسان کے ذہن میں اس آیت کا بیان کردہ تصور مستحضر رہے گا ۔اور ساتھ ہی یہ تصور بھی رہے گا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ "السمیع اور"البصیر" " ہے یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر چیز سن رہے ہیں اور ہر چیز ہر وقت اور ہر جگہ دیکھ رہے ہیں ۔ تو وہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کرے گا کسی کا حق نہیں مارے گا۔

اسلام تین چیزوں کا نام ہے (توحید ،رسالت اور آخرت)

اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے توحید ،رسالت اور آخرت

توحید کا عقیدہ انسان کو یہ تصور دیتاہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے ہر جگہ ہروقت پر دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں لہذا اسی کی عبادت کرنا ہے

رسالت اور آخرت کا عقیدہ انسان کویہ تصور دیتا ہے کہ اگر میں دنیا میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا تو پھر قیامت کے دن میر ا انجام برا ہوگا اس کو یہ اس کا خوف لگا رہتاہے ۔ جس کے پاس یہ تصور نہیں ہوتا وہ غفلت میں پڑھ کر لہو و لعب میں مبتلا ہوجاتاہے ۔

لہوولعب اور غفلت کا مطلب

"لہو"و "لعب" اور"غفلۃ" ، یہ قرآن مجید کی اصطلاحات ہیں ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت ساری جگہوں پر کہا کہ یہ دنیوی زندگی کے سامان صرف "لہو"و "لعب" ہے ۔

"لہو" کہتے ہیں "یلہو الانسان بالخسیس عن النفیس" ایسی چیز جو انسان کو ایک اعلی چیز کو ہٹا کر ایک بری اور چھوٹی چیز کے پیچھے لگادیتی ہے ۔ جیسے کہ ایک چھوٹے بچے کو جب آپ کوئی بڑے کام کے لئے بھیجتے ہیں تو وہ بڑے کام کو چھوڑ کر اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ کھیلنا شروع کردیتا ہے۔ آپ اس کو پکڑ کر ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں میں نے تم کو اتنے بڑے کام کے لئے بھیجا تھا لیکن تم نے اس معمولی کھیل میں پڑ کر اس عظیم کام کو چھوڑدیا ہے ---! لیکن آپ اس کی عمر کو دیکھ کر نظر انداز کردیتےہیں ۔ لیکن یہی بچہ جب بڑا ہوجاتاہے اس کا یہی کھیل جرم بن جاتاہے ۔ بالکل اسی طرح اگر ہم آخرت کو چھوڑ کر اس حقیر دنیا میں مبتلا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس نقصان سے بچانے کے لئے قرآن میں مختلف جگہوں پر تنبیہ کیا

سورہ اعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 172 میں ارشاد فرمایا" **وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ (172)**"

اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔(الاعراف:172/7)

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ بتا رہا ہے کہ تم قیامت کے دن اسی غفلت کا بہانا بنانے نہ لگ جاؤ (اس لئے ہم تمہارے پاس رسول بھیجتے جائیں گے)قرآن کی رو سے غفلت کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق میں اتنا بزی ہوجانا کہ خالق کو بھو ل جائیں۔ اوراسی غفلت کو قرآن مجید میں "لہو"اور "لعب" سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ جب آدمی کی زندگی میں کوئی بڑا مقصد نہیں ہوتاہے تو وہ معمولی معمولی چیزوں سے گھبراجاتاہے ۔اور وہ معمولی چیزوں میں اپنے آپ کو مشغول کرکے بڑی چیزوں سے غفلت برت لیتا ہے ۔قرآن مجید میں دنیاوی چیزوں کو "متاع" کہا گیا ہے سورہ آل عمران سورہ نمبر 3 کی آیت نمبر185 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا" **كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (185)** "

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے، پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا، اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے (آل عمران:185/3)

جب ہم سب کو یہ معلوم ہے کہ تمام انسانیت کا مستقبل موت ہے ,تو پھر یہ بھاگ دوڑ کس بات کی ہے بعض لوگ صرف اس بات کی رٹ لگائے ہوئے ہوتے ہیں کہ future planningکیاہوگی ۔ اگر کسی سے پوچھا جائے کہ آپ کا مستقبل کا منصوبہ future planning کیاہے ۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اب میں 30 سال کا ہوں اور آنے والے 30 سال یعنی جب میر ی عمر 60 سال کی ہوگی تو آپنے آپ کو فلاں پوسٹ پر

دیکھنا چاہتاہوں۔ یامیں آنے والے 5 سال میں اپنے آپ کو فلاں پوسٹ پر دیکھنا چاہتاہوں۔ آج میں ایک جونیر امپلائی Junior Employہوں ۔ تو آنے والے اتنے سالوں میں اپنے آپ کو ایک سینیر امپلائی Senior Employ دیکھنا چاہتاہوں ، اس کمپنی کے اندر میرا ایک بہت اونچا عہدہ ہونا چاہئے میں اس کمپنی کا C.E.O بننا چاہتاہوں ۔ میں ڈائرکٹر بننا چاہتا ہوں ، میں منیجر Manager بننا چاہتا ہوں ۔اب میں ایک ٹیچر ہوں مستقبل میں ایک پرنسپل بننا چاہتا ہوں ۔

ہم کہیں گے کہ آپ کی یہ اِن کمپلیٹ فیوچر پلاننگ Incomplete future planning ہے کیونکہ ہمارے مستقبل میں موت بھی آنے والی ہے اس کی تیاری کب کرو گے ؟ ہمارے Futureمیں ایک قبر کا گڑھا بھی آنے والا ہے اس کی تیاری کون کرے گاہمارے مستقبل future میں ایک برزخی زندگی آنے والی ہے ۔اس کی future planning کون کرےگا ۔ ہمارے مستقبل future میں حشر کا میدان برپا ہونے والاہے اس کی future planning کون کرےگا؟ ہمارے مستقبل future میں حساب وکتاب کا میدا ن آنے والاہے اس کی future planning کون کرےگا؟ ہمارے مستقبل future میں ہماری آنکھوں کےسامنے ایک تراوز رکھ کر ہمارے کئے ہوئے اعمال تولے جائیں گے اس کی future planning کون کرےگا؟ ہمارے مستقبل future میں جنت اور جہنم کے فیصلے کئے جانے والے ہیں ۔ پل صراط پر سے گذرنے کا ایک نازک مرحلہ آنے والاہے اس کی future planning کون کرےگا؟ ایک ایسا دن آنے والا ہے کہ جس میں جانوروں کے حقوق بھی ان کو دلائیں جائیں گے ، تو اس دن کی تیاری کون کرےگا۔"ۗ **وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** "اور بے شک تم کو تمہا رے کئے ہوئے اعمال کا پوراپورا بدلہ قیامت کے دن دیا جائے گا ۔

" **فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ** "اعمال کے بدلہ دیا جانے کے بعد جو کوئی جہنم سے بچالیا گیااور جنت میں داخل کردیا گیا تو وہی آدمی اصل کامیاب انسان ہے ۔اسی آدمی کو آج کی جدید اصطلاح میں کامیاب انسان یا complete manیا Success full man یا branded personality یا young achieverکہاجاتاہے ۔

ان تمام القاب کا اگر کوئی مستحق ہے تو وہ شخص ہے جس کو جہنم سے بچالیاجائے اور جنت میں داخلہ دے دیا گیا۔اصل کامیاب ، اصل complete man، اصل Success full man ، اصل branded personality ، اصل young achiever، تو یہی شخص ہے جو جہنم سے نکل گیا اورجنت میں چلا گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آگے فرمایا" **وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ** " کہ اس دنیا کی ساری چیزیں متاع ہیں ، اور وہ بھی "متاعِ غرور " دھوکہ کا سامان ہیں ۔ متاع کس کو کہتے ہیں ؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک اور جگہ اس لفظ کو استعمال کیاہےفرمایا " **نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً** وَمَتَاعًا **لِّلْمُقْوِينَ (73)**"

ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے (الوقعۃ:56/ 73)

اس آیت سے متاع کا معنی بخوبی سمجھ میں آتاہے ۔ مثال کے طور پر آپ کسی جنگل سے گذررہے ہیں ، شام ہوگئی ہے اندھیرا چھانے والا ہے تو آپ اس جنگل کی سوکھی اور بے جان لکڑیاں آس پاس سے جمع کرتے ہیں اور اس کو جلاتے ہیں اور اسے اس شام کے لئے سردی سے بچنے کے لئے یاپھر ایک رات کی روشنی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور گذرجاتےہیں۔ وہاں جاتے وقت آپ اس آگ اور ان چھوٹی لکڑیوں طرف نہ توجہ کرتے ہیں اور نہ اسے ساتھ لے جانےکے بارے میں سوچتے ہیں ۔ کیونکہ آپ کا مقصد اپنی منزل ہے اور آپ ان حقیر چیزوں پر توجہ دینے کی کوشش بھی نہیں کرتے انہی چھوٹی چیزوں کو متاع کہا جاتا ہے ۔ اس کو عربی زبان میں "الشيء التافہ" کہا گیا ہے ۔ یعنی وہ چھوٹی چیزیں جسے انسا ن کبھی کبھی ان کو استعمال کر لیا کرتا ہے اور اس پر زیادہ توجہ نہیں

دیتا ۔ بالکل اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نظر میں یہ ساری دنیا اور اس کے سارے ساز وسامان متاع ہیں ۔

دنیا کی حقیقت کو سمجھنے کا فائدہ

اگر انسان کو دنیا کی حقیقت سمجھ جائے تو وہ اپنی ساری محنتیں آخرت کی تیاری میں لگادے گا۔مثال کے طورپر اگر دنیا میں کوئی شخص زیادہ مشہور ہوگیا۔ زیادہ مال دار ہوگیا، اور اسے ساری چیزیں میسر ہوجائیں تو وہ تکبر وغرور کا شکا رہوجائے گا ، اور اسی مال ومتاع کو سب کچھ سمجھے گا ، لیکن اس کے بر خلاف جس کے پاس آخرت کا تصور ہووہ سمجھتا ہے کہ ساری دنیا ایک متاع سے زیادہ نہیں ہے اس کی کوئی بھی قیمت نہیں ہے اور اگر اسے اس کی من چاہی چیزیں جیسے مال ، دولت اور شہرت نہیں ملتیہ تو وہ اتنا نروس اور غمگین نہیں ہوتا ہے کہ خودکشی کرنے کی نوبت آ جائے بلکہ ۔ وہ کہے گا کہ اتنی چھوٹی چیز مجھے نہیں ملی تو کوئی بات نہیں میں جنت میں اس سے بڑی چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے حاصل کرلوں گا

۔ اس تصور سے آدمی اپنے آپ کو جہاں تکبر سے بھی بچا ئے گا وہیں دنیا کی ساری تکالیف کو سہن کرنے کا جذبہ اور ملکہ پیداکرلے گا۔

آج کے دور کے حساب سے متاع کی مثال برش ہے ۔ظاہر بات ہے ہم اس کو زیادہ توجہ نہیں دیتے ۔ اگر کسی کے پاس ایک برش ہے تووہ سب کے سامنے آکر تکبر کےساتھ یہ کہے کہ میں اتنا بڑا ہوں کہ میرے پاس ایک دانت صاف کرنے کا برش ہے ۔ تو لوگ کہیں گے کہ یہ پاگل ہوچکاہے کہ برش بھی کوئی بتانے کی چیز ہے؟یہ سب کے پاس ہوتاہے ۔

اسی طرح اگرکسی کا بر ش گم ہوجائے تو و ہ بڑے غم وغصے کے اظہار کرتے ہوئے لوگوں سے کہتے پھر تاہے کہ میں اب مرجاوں گا ۔ میں لٹ گیاہوں میرادیوالیہ نکل چکاہے ، میں برباد ہوگیاہوں ،اگر لوگ اسے پوچھیں کہ بھائی تمہارا کیا لٹ گیا ہے؟ اگروہ کہے کہ میرا برش گم ہوگیا ہے تو لوگ یہ سن کر ہنسیں گے اور اس کو پاگل سمجھ کر اس پر کوئی توجہ نہیں دیں گے ۔ الغرض متاع کا معنی کوئی بھی بےوزن ، بے قیمت چیز جس کی طرف لوگ زیادہ توجہ نہیں دیتے ہیں ،یا جس کی بنیاد پر آپ تکبر کریں یا جس کو بنیاد بناکر آپ کوئی خود کشی کا فیصلہ لیں۔

دنیا وآخرت کا مفہوم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس دنیااور آخرت کے درمیان مقابلہ اور موازنہ compare کرتےہوئے فرمایا " بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (16) وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (17) "

لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو [16] اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے(الاعلی:16-17/87)

یعنی تم لوگ اس حقیر دنیا کو ترجیح دے رہے ہو ، جبکہ دنیا کے بدلے آخرت زیادہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے ۔ اور اس دنیا کے لئے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو لفظ "دنیا" کا استعمال کیا ہے اس پر توجہ دینا ضروری ہے کہ لفظ"دنیا" کا معنی ہے قریب والی چیز ۔ اور لفظ "آخرة " کامعنی ہے بعد میں آنے والی چیز ۔ اور "الحیاۃ الدنیا " کا مطلب ہوتاہے وہ زندگی جو تم کو قریب میں مل چکی ہے ۔اور "الحیاۃ الآخرۃ " کا مطلب یہ ہوتاہے کہ وہ زندگی جو تم کو مرنے کے بعد ملنی والی ہے ۔

اس کا مطلب یہ نکلا کہ میری پوری زندگی دو حصوں میں تقسیم ہوچکی ہے ایک "دنیوی زندگی" اور دوسری "اخروی زندگی

ایک آدمی ایک حصے میں اتنا بزی ہوگیا ہے کہ وہ آنے والی زندگی کا پلان نہیں کرسکا تو اس آدمی نے اپنے مستقبل کی اِن کمپلیٹ فیچر پلاننگ Incomplete future planning کی ہے ۔

جب میرے پاس بہت سارے لوگ دکھ دردلے کر لوگ آتے ہیں تو میں ان سے یہی پوچھتا ہوں کہ اگر آپ نے دنیا وی زندگی کا مقصد بہتر طریقےسے جانا ہوتا اور آپ کی زندگی کا مقصد بہت اونچا ہوتا ، قرآن مجید کا ترجمہ آپ نے اچھے طریقے سے سمجھ کر پڑھ لیا ہوتا تو زندگی کے کئی فیصلے لینے میں آپ کو آسانی ہوجاتی تھی۔ دنیا کیا ہے آپ قرآن مجید پڑھ کر دیکھئے ، آخرت کی حقیقت جانناہے تو قرآن مجید پڑھئے ۔ شہر ت کی کیا حد ہے ؟ قرآ ن مجید پڑھ کر دیکھئے ۔ عزت ، مال ودولت ، کپڑے ، رہن سہن کی حقیقت جانناہے تو قرآ ن مجید پڑھ کر دیکھئے۔ ہم نے اپنی زندگیوں کو جو برانڈنگ branding کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ا س کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے جس کو اہم اتنا توجہ کے ساتھ سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

اصل برانڈ brand تو یہ ہے کہ آدمی سوچے میں اس دنیا میں رہ کر جنت حاصل کررہا ہوں یا نہیں ؟کیا میرا عمل اورمیرا عقیدہ مجھے آخرت میں جہنم سے بچائےگا یا نہیں ؟ میری آنے والی زندگی میں مجھے سکون ملے گا یانہیں ؟۔اگر یہ فکراور یہ سوچ پید اہوجائے تو آدمی کی سوچ اور اندازِ فکر بہت اعلیٰ اور ارفع ہوجائے گا ۔

زندگی کا مقصد

زندگی کا مقصد قرآن مجید کو پڑھنے سے پتہ چلتاہے سورہ ملک سورہ نمبر67 کی آیت نمبر 2 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمایا" **الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (2)**"

جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے (الملک:2/67)

ایک مرتبہ میں ایک آدمی سے ملاقات کیا جس کا نام مسلمانوں جیساتھا تو میں نے سمجھا کہ یہ مسلمان ہے لیکن اس کی باتیں ، اس کا ذہن اسکی سوچ الحادی (بے دینی)تھی۔ وہ agnostic قسم کی باتیں کرنے والاتھا بعض مسلمان بھی ایسے ہوجاتے ہیں ، یہ سب کچھ ماحول کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ اس نےپوچھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے اور اس کائنات کو کیوں پیداکیا؟ ایک چیز کا مجھے جواب چاہئے تب ہی جا کر میں اسلام واپس آؤ ں گا ورنہ میں واپس نہیں آؤں گا اور آپ جہا ں پر بیٹھےہوئے ہیں ، یہاں پر کئی مولوی آئے اور چلے گئے اور میرے سوالات کا جواب نہیں دے سکے ۔ کیا آپ میرے سوالا ت کا جواب دے سکتے ہیں، جب تک مجھے ہر چیز کی پیدائش کا مقصد نہ معلوم ہوجائے اس وقت تک میں واپس اسلام میں نہیں آؤں گا ۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ فلاں کمپنی کے اونر ہیں ، اس نے کہا جی ہاں ۔ کیا آپ کے پاس جو بھی امپلائی employآتا ہے ، کیا وہ یہی سوال کرتاہےکہ مینیجر صاحب یہ کرسی آپ کے پاس کیوں ہے، ؟آپ نے یہی کرسی کیوں لی ؟آپ کا کمپیوٹر ایسا کیوں ہے؟ ، دوسرے بہت سارے کمپیوٹرس موجود تھے اس میں سےاسی کو آپ نے کیوں چنا ، اور اس کو اسطرح کیوں رکھا ہواہے ، اس قسم کے باریک باریک سوالات کے جوابات دینے کے بعد ہی آپ اس امپلائی employ کوآپ اپنے پاس کام دیتے ہیں ، یا پھر اس سے کہتے ہیں کہ تم چپ چاپ کام کرکے جاؤ ۔

ایک مالک ownerاپنی ملکیت owner ship میں کچھ کام کرتاہے تو ایک گذرنے والا آدمی اس سے کئی سوالات نہیں کرتا، مثال کے طور پر ایک آدمی گھر توڑرہا ہے اور اس کے بعدا س کا ارادہ ہے کہ اس کو نئے طریقے سے بنائے گا اور اس میں کئی کام بھی کرواتاہے ، اور آپ کو اس کا پلان سمجھ میں نہیں آتا ہے تو آپ اس کو جاکر ایسا تو نہیں کہیں گے کہ آپ کا پلان گلی والوں کو پوری طرح سے سمجھ میں آناچاہئے۔آپ نے یہ پلر (ستون)ایسا کیوں بنایاہے ، آپ نے یہ ڈیزائن ایسا کیوں بنایا، آپ نے ان کمروں کا رقبہ اتنا بڑا کیوں رکھا ، جب آپ سب کچھ گلی والوں کو بتائیں گےتب ہی سارے لوگ آپ کو گھر بنانے کی اجازت دیں گے ورنہ نہیں ۔

، کیا ہر سوال کے جوابات دنیا میں ہر کوئی دے پاتاہے ۔ کیا اس کو دینا چاہئے ،؟ اونر کا مطلب یہ ہےکہ وہ اپنی ملکیت owner ship میں جو چاہے کرسکتاہے ۔ کیا یہ دنیا کا اصول ہے کہ اونر ہر ایک کو بتاتاپھرے یہ کام میں اس لئے کررہاہوں

ایسی کئی کمپنوں میں آپ جاتے ہیں جس کی کئی چیزیں آپ کو سمجھنے میں نہیں آتی ہیں۔ اس کمپنی میں آپ دس دس سال بیس بیس سال کام کرتے ہیں ۔ کبھی آپ نہیں پوچھتےکہ اس کرسی کا رخ ایسا کیوں ہے ۔ یہ دروازہ یہاں پر کیوں کھل رہاہے ۔ مجھے ان سارے سوالات کے جوابات نہیں مل رہے ہیں اس لئے میں کسی کمپنی میں جاب نہیں کرتا ، اگر ایسا تصور بنائیں گے تو دنیا میں کسی کو جاب ملے گا۔

کسی کمپنی کو اس کے امپلائی employ کے ہر سوال کے جواب دینا لاز م نہیں ہے جب یہ دنیا کا اصول ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پوری کائنات کے مالک ہیں ،وہ رب العالمین ہیں ۔پڑھئے سورہ الناس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1** مَلِكِ النَّاسِ (2) إِلَٰهِ النَّاسِ (3) مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ(6) "

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں [1] لوگوں کے مالک کی (اور) [2] لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) [3] وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے [4] جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے [5] (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے (الناس:1-6/114)

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب کے مالک ہیں تو کیا ضروری ہے کہ وہ تمہیں تمہارے سارے سوالات کے جوابات دے ؟ یہ تم نے کیسے طے کرلیا۔ ممکن ہے کہ ہمارے پاس سوالات کے جوابات سمجھنے کی طاقت capacity نہ ہو، یہ تم نے کیسے طے کرلیا کہ اس کے پیچھے کوئی حکمت نہیں ہے ، اس کے پیچھے حکمت ضرور ہوگی ، ہوسکتا ہے کہ وہ حکمت مجھے سمجھ میں نہ آئے ۔ اس بارے میں ٹائم ویسٹ کرنے کے بجائے کہ ہم یہ یقین کرلیں کہ

" **وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (255)**" اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے (البقرۃ: 255/2)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت کو ئی سمجھ نہیں سکتا ہے ۔ لہٰذا جو تم کو سمجھ میں آیا ہے اس پر تو عمل کرلو۔ کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہا ہے کہ تم کائنات کو مکمل سمجھو گے تو میں تمہیں جنت میں داخل کروں گا ؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایسا نہیں کہا کہ میرے بارے میں تمہارے ذہن میں جتنے سوالات اٹھ رہے ہیں ان سوالات کو سمجھ کر ان کے مکمل جوابات تلاش کر نےبعد ہی تم کو جنت دو ں گا ؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمارہا کہ ان سوالات کو چھوڑو قرآن اور صحیح حدیث میں جوبتادیاگیا ہے اتنا ہی عمل کرکے آؤ میں تم کو جنت دےدوں گا ۔

اگرکوئی ایگزام ہال میں ایگزام لکھنے کے بجائے وہاں بیٹھ کر سوالات کرے کہ وہ فیان ایسا کیوں ہے ٹیچر ؟ وہ بورڈ ایسا کیوں لگایا ہے ؟ یہ فیان اس کمپنی کا کیوں لئے ، وہ کمپنی کا لیناتھا، تو ٹیچر کہے گا کہ تم پہلے ایگزا م لکھو کیونکہ یہ ایگزام لکھنے کا ٹائم ہے ، تھوڑی دیر کے بعد یہ پیپر تم سے چھین لیا جائے گا غیر ضروری سوالات کر کے اپنے اوقات کو ضائع مت کرو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو کائنات بنائی ہے اس کے بارے میں سوال نہ کریں ۔ بلکہ قرآن وحدیث پر عمل کرکے آخرت میں کامیاب ہونےکی فکر کرنی چاہئےہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ یہ ساری کائنات ہمارے لئے ایک ایگزام ہال ہے ۔ اور قرآن اور صحیح حدیث ہمارا نصاب syllabus ہے ۔ اس نصاب میں مجھ سے کیا مطلوب ہے ۔ بس اس کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ حد سے زیادہ اپنے آپ کو تھکانے کی ضرورت نہیں ہے ، سادہ زندگی کو مشکل وہی آدمی کرتاہے ، جو فطرت سے ہٹ جاتاہے اور فطرت کا باغی بن جاتاہے ۔

انسان کا مقصدِ زندگی سے ہٹنے کے دو اہم سبب

پہلاسبب: ماں باپ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا " كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ"

ہر بچہ کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں بالکل اس طرح جیسے جانور کے بچے صحیح سالم ہوتے ہیں۔ کیا تم نے (پیدائشی طور پر) کوئی ان کے جسم کا حصہ کٹا ہوا دیکھا ہے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري

الصفحة أو الرقم: 1385 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ بچے کو بھٹکانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں ، جو لوگ شرک وبدعت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے آباو اجداد سے یہ چلا آرہاہے اسی لئے ہم یہ کررہے ہیں ۔ اگریہ غلط ہوتا تو ہمارے آباواجداد نہیں کرتے تھے ، انہیں چاہئے کہ وہ اس حدیث شریف پڑھیں اور اس میں غور کریں ۔ ہمیشہ ماں باپ صحیح ہونا ضروری نہیں ہے ،ماں باپ اگر غلطی کررہے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد تم بھی غلطی کرو۔ ہماری زندگی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم اپنی زندگی اپنے ماں باپ کے مطابق فالو کریں ۔ ہم قرآن اور صحیح حدیث کو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کے فہم کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں۔

دوسرا سبب :شیطان

انسان شیطان کے بہکاوے کی وجہ سے اپنے مقصد ِ زندگی سے ہٹ جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: " وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا, " میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر) اور بعض نے کہا: مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ» (۷-الأعراف: ۱۷۲) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

الراوي : عياض بن حمار | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم

الصفحة أو الرقم: 2865 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

اس حدیث سے پتا چلا کہ بچے کے بھٹکنے کا ماں باپ ذریعہ بن سکتے ہیں ، اگر ماں باپ کی تربیت صحیح نہ ہوتو ،شیطان ذریعہ بنتا ہے ۔ سورہ اعراف سورہ نمبر 7 کی آیت نمبر 172 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ

اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے(الاعراف:172/7)

اس آیت سے پتا چلتاہے کہ جب انسان مخلوقات میں بزی ہوجاتاہے ، اور خالق کی پرواہ نہیں کرتاہے ، خالق کی باتوں اور اس کی تعلیمات کی پرواہ نہیں کرتا ہے تو وہ غفلت کا شکار ہوکراپنے زندگی کے مقصد کو کھودیتاہے ۔

میدانِ دعوت کے تین اہم پوائنٹس

میں آپ کو تین پوائنٹس بتادیتاہوں ۔ یہ تین پوئنٹس دعوتی میدان میں بڑے اہم ہوتےہیں ۔ کیونکہ بہت سارے غیر مسلمین کے دل میں یہ سوالات ہوتے ہیں کہ میں کون ہوں ، میں کہاں سے آیا ہوں میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا ، مرنے کے بعد میرے ساتھ کیاہوگا۔ ان سب سوالات کے جوابات جتنی تفصیل کے ساتھ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں موجود ہیں دنیا کی کسی بھی مذہبی کتاب میں نہیں ہے اسی وجہ سے کئی غیر مسلم ان سوالات کو لےکر اکثر پریشان رہتے ہیں ۔ کہ میں کون ہوں ؟میں کہاں سے آیاہوں؟ ، مرنے کے بعد مجھے کہاں جانا ہے ؟دنیا میں کرنا کیا ہے؟ اس کے تفصیلی جوابات آپ کو صرف اور صرف قرآن مجید اور صحیح احادیث میں ملیں گے ، اوریہ انسان کی زندگی میں کبھی نہ کبھی اٹھنے والے سوالات ہیں ، اگر ہم یہ تین پوائنٹ معلوم کرلیں گے تو ان شا ء اللہ غیر مسلم حضرات کوبڑی آسانی سے اسلام کی حقانیت سمجھ میں آجاتی ہے ، اور کئی مسلمان جب ان چیزوں پر غور کرتے ہیں تو خود کشی سے باز آجاتے ہیں غم ، مایوسی ،ان سے چھٹ جاتی ہے اور ان کے جھگڑےختم ہوجاتے ہیں ۔

کیونکہ آدمی کو جب اعلیٰ چیز یا بڑی چیز کی تلاش رہے گی تو وہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کرتا چلا جائے گا ۔ لیکن اس کے برخلاف جب آدمی چھوٹی چیزوں کو بڑی سمجھنے لگتاہے ۔ ایک ایک چیز پر ٹھہرتا ہے جھگڑا کرتاہے تو وہ دنیا کے سارے امور میں جھگڑالو بن جاتاہے ۔ اورآخرت جیسی بڑی چیز سے اپنے آپ کو محروم کردیتاہے ، اور اپنے آپ کو آخرت سے غفلت میں مبتلاء کرلیتاہے

پہلا پوائنٹ:

پہلے پوائنٹ کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا " **وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (24)**" کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے

ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے، (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں(الجاثیۃ:45/ 24)

یعنی کچھ لوگ تھے جو یہ مانتے تھے کہ یہ دنیا کو پیدا کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں ہم مرتے ہیں اور پیدا ہوتے ہیں بس یہی زمانے کا ہیر پھیر ہے ۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانےمیں بھی ایسے لوگ تھے جن کو عربی میں "دھریہ " کہاجاتا ہے ۔ان سے کہا جائے اگر وہ آفس یا کسی سڑک پر یا پھر کہیں بیٹھے ہوئے ہوں ان سے پوچھیں آپ کے سامنے کمپیوٹر ہے جو بڑا شاندار ہے اوریہ بلڈنگ ہے جو بڑی خوبصور ت اور شاندار ہے یہ بلڈنگ یاپ کمپیوٹر ایسے ہی خودبخود بن گئے یاان کو بنانے کےلئے لوگوں نے محنت کی۔وہ کہے گاکمپیوٹر اور بلڈنگ بنانے والا کوئی ہے اور وہ بڑا عقلمند ماہر ہے ۔

اس کے بعد آپ اس سے کہیں کہ اتنی بڑی شاندار کائنات ، یہ چاند ،یہ سورج ، یہ ستارے ، یہ سیارے ،یہ دریا ، یہ پہاڑ ، یہ سمندر، یہ زمین کے بہترین دل کش نظارے کیا ان سب کو کوئی بنانے والا ہے اوروہ عظیم الشان ہے ، اوروہ رب العالمین ہے ۔

دوسرا پوائنٹ

آپ غیر مسلموں سے پوچھیں کہ آپ یہ کھانا کیوں کھاتے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ یہ ایک انسانی ضرورت ہے ۔ یاان سے پوچھیں کہ آنکھ کا مقصد کیا ہے ؟ وہ کہیں گے کہ میں اس سے دیکھتاہوں ،یا ان سے پوچھیں کہ کان کا مقصد کیاہے؟ وہ کہیں گے کہ میں اس سے سنتاہوں یہ جوابات سارے غیر مسلموں کے الگ الگ ہوں گے ۔

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد کیاہے؟ تو سب کے الگ الگ جوابات ہوں گے ۔کوئی والدین نے جوسیکھایاہے وہی کہے گا ۔کوئی استاذ نے جو سکھایا وہی کہے گا کسی کو اس چرچ کے فادر نے کچھ بتادیا وہی کہے گا۔ ہم انہیں بتائیں کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے ۔

تیسرا پوائنٹ

تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی جاتے جاتے آپ کو100 ڈالر دے کرچلاگیا ۔ تو آپ اس سے پوچھیں گے بھائی آپ مجھے یہ ڈالر کیوں دے رہے ہو؟ یا کم سے کم آپ تھینک یو Thank you کہیں گے ، کہ اس نے میرے پوچھے بغیر 100 ڈالر دیا ۔

اب اس سے سوال کریں کہ آپ کو آنکھ کس نے دیا؟ کان کس نے دیا ؟ ہاتھ پاؤں کس نے دیا ؟ ناک کس نے دیا؟ جسم کس نے دیا؟ اور اس سے پوچھیں جس نے یہ چیزیں فری دی ہیں کبھی آپ کو اس ذات کا شکر ادا کرنے کا احساس ہواہے ۔ کبھی آپ نے اس کےبارے میں سوچا اور اسے بتائیں سب کچھ دینے والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے ۔

اگر تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء کو ہی نہیں سمجھ سکے ، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کو ہی نہیں سمجھ سکے ، تو تم اس دنیا کے مقصد کو بھی نہیں سمجھ سکوگے ، اگرتم اس دنیا کے مقصد کو نہیں سمجھو گے ، تو تمہاری جو فطرت کی مانگ ہے کہ کہیں بھی جاکر اپنا ماتھا ٹیکنا پڑے گا ، فطرت کی مانگ جب پوری نہیں ہوگی تو تمہارے دل کا سکون اجڑ جائے گا ، جب دل کا سکون اگر اجڑ جائے گا تو دنیا کا کوئی حکیم ، کوئی ڈاکٹر، کوئی ماہر نفسیاتpsychoticsتمہاری بے چینی کو دور نہیں کرسکتااور نہ تمہارے اندر حقیقی سکون ڈال سکتا ہے ، کیونکہ تم نے فطرت کی مانگ کو پورا نہیں کیا ۔ ہماری فطرت میں سجدے ہیں ، ہمارے فطرت میں رکوع ہیں ، ہماری فطرت میں نماز ہے ، ہماری فطرت میں روزہ ہے ، ہماری فطرت میں زکوٰۃ ہے ہماری فطرت میں حج ہے ، استطاعت اگر ہوگی تو اس

کے مطابق ادا کرناہوگا، ۔ ، اگر فطرت کی مانگ پوری نہیں کروگے تو بے سکونی میں مبتلا ہوجاو گے ۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہدیا کہ " الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے (الرعد:13/ 28)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد کرنے سے ہی دل کو سکون ملتاہے او راس کے علاوہ سکون کہیں بھی نہیں ہے ، اگر مالک حقیقی کا تعارف ہی نہیں ہوگا ، تو شکر کس کا ادا کروگے، اگر مالک کا تعارف ہی نہیں ہوگا تو سجدہ کس کو کروگے ، اگرمالک کا تعارف ہی صحیح نہیں ہوگا تو رکوع کس کے لئے کروگے۔

فطرت کی مانگ پوری کرنے کے لئے در در ٹھوکریں کھاؤگے تو ملحد atheistہوجاؤگے agnostic ہوجاو گے ،اسلام کو چھوڑ کر جس راستے کوبھی اختیار کرووہاں سکون نہیں ملے گا ۔

ہماری زندگی کا مقصد توحید ہے ، ہماری زندگی کا مقصد اتباع سنت ہے ، ہماری زندگی کا مقصد آخرت کی تیاری ہے ، ہمیں اگربامقصد زندگی گزارنی ہے تو ان چیزوں کی طرف توجہ دینا ہوگا ، تب ہی جاکر آدمی دنیا میں ہرطرح کی مصیبتوں سے اپنے آپ کو بچالے گا، اور آخرت کی حقیقی زندگی کامیاب ہوگا ۔

ان شاء اللہ

آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گوں ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے اور آپ سب کو زندگی کا حقیقی مقصدسمجھ کر آخرت کی تیاری کرنے والابنائے ۔ آمــیــن

"